قرآن مجید کے استفہامی اسلوب کے تعلیم وتربیت پر اثرات: تجزیاتی مطالعہ

Effects of Quranic Interrogative Style on Education and Training: An Analytical Study

*حافظ محمد ابرار اعوان

**ماجد نواز ملک

***صائمہ منیر

Abstract

The Qur'anic questions are also great in terms of importance. The Qur'an also excels in human training. This importance is not only academic or pedagogical but it is the highest of all. It covers every issue of the learner whether it is related to his education, classroom, and life. ALLAH has invited mankind to ponder and reflect in a questioning and inquisitive manner. Those who disobey ALLAH's command are taught in the verses of the Qur'an that the previous nations were stronger and more powerful than you. The interrogative style in the Qur'an and Hadith also changed the mind of the slave because in the time of Jahiliyyah the slave could not even dare to ask a question in front of the master is also ending. The question is the backbone of education and teaching and learning. Asking a question is half knowledge. Asking a question removes the hesitation of the servant.

Key Words: Qur'anic questions; academic; inquisitive manner; education and teaching; half knowledge

*پی ایچ ڈی سکالر اسلامیات، شیخ زید اسلامک سنٹر، پنجاب یونی ورسٹی لاہور

** ایم فل سکالر اسلامیات، شعبہ علومِ اسلامیہ، محی الدین اسلامک یونی ورسٹی نیریاں شریف، آزاد کشمیر

*** پی ایچ ڈی سکالر اسلامیات، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونی ورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

موضوع تحقیق کا تعارف اور ضرورت و اہمیت

اللہ تعالی نے اس جہان رنگ و بُو کو تخلیق فرمایا تو اس کے لوازمات اور ضروریات بھی پیدا فرمائے۔ انسانی زندگی کے لیے دستیاب وسائل کے ساتھ ساتھ اچھے برے کی تمیز، حلال و حرام، امتحان و آزمائش اور جزا و سزا کا بھی ذکر فرمایا۔ ان سب احکامات کو بیان کرنے کے لیے اللہ تعالی اور اس کے پیارے محبوب ﷺ نے مختلف اسلوب اختیار فرمائے، مثلاً امم سابقہ کے واقعات، قطعی دلائل، استفہامیہ اسلوب، عقلی و نقلی دلائل۔ ان میں سے ہر اسلوب میں اقوام کی راہنمائی کی گئی۔ مرور زمانہ کے ساتھ کچھ اسالیب نے آنے والے دور کے تعلیمی و تربیتی نظام میں جاندار کردار ادا کیا، جن میں سے ایک استفہامی اسلوب ہے۔ یہ استفہامی اسلوب قرآن واحادیث میں متعدد مقامات پر اختیار کیا گیا ہے۔ بنیادی دینی ضروریات کو سکھانے کے لیے اللہ تعالی نے جبریل امین کو بارگاہ رسالت میں اسی اسلوب کے ذریعے اسلام، ایمان، احسان اور علامات قیامت کے بارے میں سوال کروائے۔ یہ اسلوب سامع کی ذہنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور درست انداز میں علم سکھانے میں بڑا ممد و معاون ثابت ہوا ہے۔ اس وقت دنیا کے ہر تعلیمی نظام میں اس کو اولیت حاصل ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

محققین نے علومِ قرآن مجید میں سے ہر علم کو موضوع تحقیق بنایا۔ پھر ہر علم کی مختلف جہات قابل تحقیق رہیں، مگر زیر نظر موضوع "قرآن مجید کے استفہامی اسلوب کے تعلیم و تربیت پر اثرات" پر کام کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اسی ضرورت کے پیش نظر اس موضوع تحقیق کا انتخاب کیا گیا۔ اس موضوع سے متعلق ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی کتاب "العقل والعلم في القرآن الكريم"[1]، محمد صالح کی "الأهمية التربوية للسؤال"[2]، عبد الغنی کی "مكانة السؤال فی القرآن "[3] شائع ہو چکی ہیں۔ البتہ زیر نظر موضوع تحقیق پر کوئی تحقیقی مقالہ یا کتاب جو براہ راست مقالہ ہذا کے اہداف کو پورا کرتا ہو وہ ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ اس ضرورت کے پیش نظر اس عنوان پر چند گزارشات پیش کی جارہی ہیں۔

موضوع تحقیق کے بنیادی مقاصد:

- قرآن مجید میں آنے والے استفہامی اسلوب کو بیان کرنا۔
- جدید دور میں ہونے والے اسالیب کا تعارف کرانا۔
- جدید اور قدیم استفہامی اسلوب کے ہمارے تعلیمی نظام پر اثرات کو واضح کرنا۔

موضوع تحقیق کے بنیادی سوالات

- تعلیم میں استفہامی اسلوب کی کیا اہمیت ہے؟
- تعلیم و تربیت میں استفہامی اسلوب کو دوسرے اسالیب کی نسبت کیا منفرد حیثیت حاصل ہے؟
- تعلیم و تربیت میں استفہامی اسلوب کے اثرات کیا ہوتے ہیں؟

---

[1] یوسف القرضاوی، العقل والعلم فی القرآن الکریم (قاہرہ: مکتبہ وھبہ، 1416ء)۔

[2] محمد صالح، الاهمیۃ التربیۃ للسوال، (بیروت: دار العلم)۔

[3] عبد الغنی، مکانۃ السؤال فی القرآن، (ریاض: دار السلام)۔

- جدید تعلیم و تربیت کے مشکل مسائل کو استفہامی اسلوب کی روشنی میں کیسے حل کرنا چاہیے؟

منہج تحقیق:

مقالہ کا منہج بیانیہ و تجزیاتی ہے۔

استفہام کی تعریف

استفہام کا معنی کسی چیز کو طلب کرنا ہے یا کسی چیز کے حصول کا مطالبہ کرنا ہے۔ چنانچہ انعام نوار عکاوی لکھتے ہیں: " الاستفهام من الفهم، وفهمتُ الشيءَ عقلتُه، واستفهَم أي: سأله أن يُفهمه"[4] استفہام، فہم سے بنا ہے ،جس کا معنی ہے میں چیز کو جان گیا، اور استفہام کا معنی ہوا: اس نے سوال کیا کہ وہ اس کا سمجھ جائے۔ عبد العزیز قلقیلہ لکھتے ہیں:" ومفهوم الاستفهام بلاغيًّا هو: طلب الحصول على شيء في الذهن بأدوات مخصوصة"[5] استفہام کا بلاغی مفہوم یہ ہے کہ الفاظ مخصوصہ کے ساتھ ذہن میں کسی چیز کے حصول کو طلب کرنا۔ محمد بن علي ابن القاضي محمد حامد الحنفی لکھتے ہیں: الاستفهام:[في الانكليزية] Interrogation[في الفرنسية] Interrogation هو عند أهل العربية من أنواع الطلب الذي هو من أقسام الانشاء، وهو كلام يدلّ على طلب فهم ما اتصل به أداة الطلب، أزيد قائم[6] استفہام کا انگریزی وفارسی میں معنی کسی چیز کو طلب کرنے کے معنی میں ہے اور عربی میں استفہام انشاء کی اقسام میں سے ہے طلب کا معنی پایا جاتا ہے۔ قاضی عبد النبی الاحمد لکھتے ہیں: الِاسْتِفْهَام: طلب فهم الشَّيْء واستعلام مَا فِي ضمير الْمُخَاطب وَقيل هُوَ طلب حُصُول صُورَة الشَّيْء فِي الذِّهْن[7] استفہام کسی شیء کی سمجھ طلب کرنے کو کہتے ہیں اور مخاطب کے ضمیر میں پوشیدہ راز کو طلب کرنا ہے، کہا گیا کہ استفہام کسی شیء کی صورت کو طلب کرنے کو کہتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ استفہام میں طلب والا معنی ہوتا ہے۔ فہم کا معنی کسی چیز کو جاننا ہے۔ جب فہم میں طلب والا معنی پیدا ہو تو یہ استفہام پر دلالت کرتا ہے اور استفہام کا مطلب کسی چیز کے بارے میں جاننے، اس کے علم کے بارے میں جستجو کرنا اور اس کے حصول کے بارے میں مطالبہ کرنا ہے۔

قرآن مجید میں سوال کرنے کی ترغیب

قرآن مجید نے استفہامی اسلوب کی طرف متوجہ کیا ہے اور سوال کرنے کی رغبت دلائی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: وَمَا اَرسَلنَا مِن قَبلِکَ اِلَّا رِجالًا نُوحِی اِلَیهِم فَاسئَلُوا اَهلَ الذِّکرِ اِن کُنتُم لَا تَعلَمُونَ[8] اور ہم نے آپ سے پہلے مردوں کی طرف بھی وحی نازل کی ہے پس اہل ذکر سے پوچھو اگر خود نہیں جانتے۔ دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

---

[4] انعام نوار عکاوی، المعجم المفصل فی العلوم البلاغۃ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1922ء)، 122۔

[5] عبد العزیز قلقیلہ، البلاغۃ الاصطلاحیۃ، (قاہرہ: دار الفکر العربیہ، 1989ء)، 163۔

[6] محمد بن علی الحنفی، موسوعۃ کشف اصطلاحات الفنون والعلوم، 1:171۔

[7] عبد النبی الاحمد، دستور العلماء (بیروت: دار الکتب العلمیہ)، 1:72۔

[8] النحل 16:43۔

سَل بَنِی اِسرائِیلَ کَم آ تَینٰهُم مِن آیَۃٍ بیّنَۃٍ وَمَن یُّبَدِل نِعمَۃَ اللہِ مِن بَعدِ ما جَاءَتہُ فَاِنَّ اللہَ شَدیدُ العِقاب[9] بنی اسرائیل سے پوچھیں ان کے پاس کتنی ہماری آیات آئیں اور کون ہے جو اللہ تعالی کی نعمت آنے کے بعد تبدیل کردے۔بے شک اللہ سخت عذاب دینے والاہے۔ قاضی ثناء اللہ اس آیت کی تفسیر میں یوں رقم طراز ہیں:سَل یا محمد بَنِی اِسرَاءِیل کَم آتَیناهُم یعنی آباءهم وأسلافهم کم من ایة بینة آتیناهم ایالها فبدلوها بعد معرفتها والمراد بالآیات اما المعجزات الواضحات الدالة علی نبوة موسی علیه السلام والآیات المحکمات في التوریة الدلالة علی نبوة محمد ﷺ والثاني اظهر[10] اے محمد ﷺ! بنی اسرائیل سے پوچھئے کہ ہم ان کے آباءواجداد کے پاس کتنی نشانیاں لے کر آئے انھوں نے پہچان لینے کے بعد انھیں بدل دیا اور آیات سے مراد یا توموسی علیہ السلام کی نبوت پر دلالت کرنے والے معجزات ہیں یا تورات کی وہ آیات محکمات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔دوسرا قول زیادہ واضح ہے۔

ان آیات کریمہ میں سوال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ان آیات میں اگرچہ حضور نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کیا گیا ہے ،مگر بالعموم امت کو سوال کرنے کی ترغیب اور سوال کی اہمیت کو بیان کیا گیاہے۔

قرآن مجید میں استفہامی اسلوب کے متعدد پہلو

ابھارنے کے لیے سوال

ارشاد باری تعالی ہے:" قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ "[11]

ان سے پوچھو، کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہوسکتے ہیں؟

یاددہانی کے لیے

ارشاد باری تعالی ہے:قُلْ مَنْ یَرْزُقُکُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ یَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ یُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ یُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَیَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ[12] تم فرماؤ! تمھیں کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ تو تم فرماؤ تو کیوں نہیں ڈرتے۔

انذار کے لیے سوال

---

[9] البقرہ2:211۔

[10] محمد ثناء اللہ مظہری، تفسیر مظہری،(لاہور: مکتبہ الرشیدیہ)1:252۔

[11] الانعام06:50۔

[12] یونس10:21۔

ارشاد باری تعالی ہے:" قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِی الْاٰیَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ "[13] ان سے کہو، زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسے آنکھیں کھول کر دیکھو، اور جو لوگ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے ان کے لیے نشانیاں اور ڈرانا آخر کیا مفید ہو سکتی ہیں۔

وعدو وعید

ارشاد باری تعالی ہے:أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيد[14] کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے آسمان و زمین کی تخلیق کو حق پر قائم کیا ہے؟ ارشاد باری تعالی ہے:"اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىِٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ وَ ھُمْ دٰخِرُوْنَ"[15] کیا یہ لوگ اللہ کی پیدا کی ہوئی کسی چیز کو بھی نہیں دیکھتے کہ اس کا سایہ کس طرح اللہ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں گرتا ہے؟

تخویف یعنی ڈارانے کے لیے سوال

ارشاد باری تعالی ہے:" اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَھُمْ "[16] کیا یہ ان کو نہ سوجھتا کہ جس خدا نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا ہے وہ ان جیسوں کو پیدا کرنے کی ضرور قدرت رکھتا ہے؟

عجز بیان کرنے کے لیے

ارشاد باری تعالی ہے:اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَاؕ-اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ[17] کیا انہیں نظر نہیں آتا کہ ہم زمین کو مختلف سمتوں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں؟ پھر کیا یہ غالب آجائیں گے؟ دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:"قُلْ مَنْۢ بِیَدِہٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ ھُوَ یُجِیْرُ وَ لَا یُجَارُ عَلَیْہِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ"[18] تم فرماؤ کس کے ہاتھ ہے ہر چیز کا قابو اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تمہیں علم ہو؟

اقرار واعتراف کے لیے سوال

ارشاد باری تعالی ہے:"اَمَّنْ یَّھْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖؕ-ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِؕ-تَعٰلَى اللّٰہُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَؕ"[19] وہ جو تمہیں راہ دکھاتا ہے خشکی اور تری کی اندھیروں میں اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے خوشخبری سناتی، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے برتر ہے اللہ اُن کے شرک سے

جہالت کا بیان کرنے کے لیے

---

[13] یونس101:10۔

[14] ابراہیم۔19:10

[15] النحل48:16۔

[16] بنی اسرائیل99:17۔

[17] الانبیاء44:21۔

[18] المؤمنون۔88:23

[19] النمل63:27۔

ارشاد باری تعالی ہے:هَذا خَلقُ اللهِ فَاَرونِی مَا ذا خَلَقَ الَّذِینَ مِن دُونِهِ بَلِ الظَّالِمُونَ فِی ضَلالٍ مُّبِین[20] یہ تو ہے اللہ کی تخلیق، اب ذرا مجھے دکھاو، ان دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے؟

قوت وطاقت وقدرت بیان کرنے کے لیے

ارشاد باری تعالی ہے:"اَوَ لَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةًؕ"[21] کیا یہ لوگ زمین میں کبھی چلے پھرے نہیں ہیں کہ انہیں ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اور وہ ان سے بہت زیادہ طاقتور تھے؟ ارشاد باری تعالی ہے:"اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ-كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ"[22] کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ ان کو ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ وہ ان سے تعداد میں زیادہ تھے، ان سے بڑھ کر طاقتور تھے، اور زمین میں ان سے زیادہ شاندار آثار چھوڑ گئے ہیں، جو کچھ کمائی انہوں نے کی تھی، آخر وہ ان کے کس کام آئی؟

ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے سوال کرنا

ارشاد باری تعالی ہے:"قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَاۙ-فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ"[23] تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچالے گا۔

عجز مخلوق بیان کرنے کے لیے

ارشاد باری تعالی ہے: قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ[24] کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر تمہارے کنووں کا پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو اس پانی کی بہتی ہوئی سوتیں تمہیں نکال کر لادے گا۔

قرآنی سوالات کی حکمتیں

اقوام عالم کی تاریخ میں عروج وزوال سے بھری پڑی ہے۔ انسانی تاریخ ان اقوام کی حقیقت سے روشناس کراتی ہے۔ قرآن مجید واضح کرتا ہے کہ ہر دور اور ہر قوم کے لیے پیغمبر اور رسول دنیا میں تشریف لائے۔ اقوام کی تاریخ کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض قومیں ایمان لائیں، صبر واستقامت کا مظاہرہ کیا اور کامیاب وکامران ہوئیں۔ بعض قوموں نے انکار کیا، ہٹ دھرمی دکھائی اور گمراہ ہوئے۔ قرآن مجید انہی گمراہ قوموں سے متعلق چند حقائق پیش کرتا ہے تاکہ جو لوگ راہ راست پر آنا چاہتے ہیں ان کے لئے یہ چشم کشا ثابت ہو۔ ارشاد باری تعالی ہے:أَلَمْ یَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ

---

[20] لقمان31:10۔

[21] الفاطر44:35۔

[22] المؤمنون82:40۔

[23] الملک28:67۔

[24] الملک30:67۔

فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ[25] کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں انہیں ہم نے زمین میں وہ جماؤ دیا جو تم کو نہ دیا اور ان پر موسلا دھار پانی بھیجا اور ان کے نیچے نہریں بہائیں تو انہیں ہم نے ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا اور ان کے بعد اور سنگت اٹھائی۔

ارشاد باری تعالی ہے:قُلْ لِمَنْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلْ لِلَّهِ كَتَبَ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ[26] تم فرماؤ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، تم فرماؤ اللہ کا ہے۔ اس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت لکھ لی ہے۔ بے شک ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا اس میں کچھ شک نہیں وہ جنہوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی، ایمان نہیں لاتے۔ ارشاد باری تعالی ہے:وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا۔ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا (74) قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدًّا حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا[27] اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے۔ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپادیں کہ وہ ان سے بھی سامان اور نمود (دیکھنے) میں بہتر تھے۔ تم فرماؤ جو گمراہی میں ہو تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دے۔ یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں وہ چیز جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا تو عذاب یا قیامت تو اب جان لیں گے کہ کس کا برا درجہ ہے اور کس کی فوج کمزور۔ ارشاد باری تعالی ہے:أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ۔ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَفَلَا يُبْصِرُونَ[28] کیا ان لوگوں کو ہدایت نہیں ملی کہ جن جگہوں پر آج یہ پھرتے ہیں اس جگہ کہ بسنے والوں کو ہم ہلاک کر چکے اس میں بڑی نشانیاں ہیں کیا یہ سنتے نہیں ہیں؟

قرآنی سوالات میں تربیتی استفہامی کا تنوع

قرآن کریم میں تربیت کیلئے جو استفہامی اسلوب استعمال کیا گیا ہے اس کی کئی جہتیں اور اقسام ہیں۔ ذیل میں انہیں ذکر کیا جاتا ہے۔

غیب کی طرف توجہ جیسے قیامت کے بارے میں سوال يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ [29]

مال کی جانب توجہ اور اس کی تقسیم : جیسے انفاق کے مصارف کا تذکرہ جیسے يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ[30]

---

[25] الانعام06:06۔

[26] الانعام12:06۔

[27] مریم73:19۔

[28] السجدۃ26:32۔

[29] الاعراف۔187:07۔

قتال ووقت قتال کا تذکرہ : جیسے قتال کے وقت کے لیے سوال یَسئَلُونکَ عَن الشّھرِ الحَرامِ قِتَالُ فِیہِ قُل قِتَالُ فِیہِ کَبِیرُ[31]

کسی خرابی کو روکنے کے لیے شافی جواب وانداز: جیسے شراب وجواء سے متعلق سوال یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ[32]

بعض نوجوانوں کے بارے میں ہدایت: جیسے یتامی کا تذکرہ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى [33]

صحیح مسئلے کی طرف راہنمائی: جیسے حیض میں جماع کی ممانعت وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ [34]

بعض سابقین کا تذکرہ : جیسے ذوالقرنین کے بارے میں سوال وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ [35]

ناقابل فہم موضوعات کا علم جیسے روح کا علم: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ[36]

بعض امر کونیہ کی معلومات : جیسے پہاڑوں اور چاند کے بارے میں سوال: وَ یَسئَلُونکَ عَنِ الجِبَالِ [37]

اسلامی تربیت کے منہج کی اقسام

تعلیمی وسائل   معاشرتی رویے   تربیتی پروگرام

درج ذیل آیات میں سے انسانی تربیت پر زور دیا گیا ہے۔ کہیں زجر و توبیخ کے ذریعے انسان کو ڈرایا جارہا ہے تو کہیں نیک اعمال پر ابھارا جارہا ہے۔

التَّوْبِيخُ، الْعِتَابُ، التَّذْكِيرُ کے ذریعے تربیت انسانی

اللہ تعالی نے قرآن کریم میں توبیخ اور ڈانٹ ڈپٹ کے ذریعے تربیت فرمائی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

اَلَم تَرَ اِلَی الَّذِینَ بدَّلوا نِعمَت اللهِ کُفرًا وَّ اَحلّوا قَومَھُم دارَ البَوار[38] کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا۔

التَّذْكِيرُ،التَّفْخِيمُ ،التَّهْوِيلُ وَالتَّخْوِيفُ التَّهْدِيدُ کے ذریعے تربیت انسانی

اللہ تعالی نے قرآن کریم میں تذکیر اور تخویف کے ذریعے تربیت فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: اَرَاَیتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَهُ هَواهُ اَفَاَنتَ تَکُون علیه وَکِیلًا[39] کبھی تم نے اس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس

---

[30] البقرہ215:02۔

[31] البقرہ217:02۔

[32] البقرہ219:02۔

[33] البقرہ220:02۔

[34] البقرہ222:02۔

[35] الکھف83:18۔

[36] الاسراء۔85:17

[37] طہ105:20۔

[38] ابراہیم29:14۔

[39] الفرقان43:25۔

کو اپنا خدا بنالیا ہو؟ کیا تم ایسے شخص کو راہ راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:"قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ-اَرُوْنِيْ مَا ذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ-اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ-بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا"[40]

ترجمہ: ان سے کہو، کبھی تم نے دیکھا بھی ہے اپنے ان شریکوں کو جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے ہو؟ مجھے بتاو، انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں میں ان کی کیا شرکت ہے؟ کیا ہم نے انہیں کوئی تحریر لکھ دی ہے جس کی بنا پر یہ اپنے اس شرک کے لیے کوئی صاف راستہ رکھتے ہوں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے:إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ - أَئِفْكًا آلِهَةً دُونَ اللَّهِ تُرِيدُونَ -فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ- [41] جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو، کیا بہتان سے اللہ کے سوا اَور خدا چاہتے ہو، تو تمہارا کیا گمان ہے ربُّ العالمین پر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ () وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ[42]تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین کا کون سا ذرہ بنایا یا آسمان میں اُن کا کوئی حصہ ہے میرے پاس لاؤ اس سے پہلی کوئی کتاب یا کچھ بچا کچھا علم اگر تم سچے ہو۔ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کے سوا ایسوں کو پوجے جو قیامت تک اس کی نہ سنیں اور انہیں ان کی پوجا کی خبر تک نہیں۔

الْأَمْرُ : التَّنْبِيهُ: التَّرْغِيب: الِاسْتِرْشَادُ کے ذریعے تربیت انسانی

ان آیات کریمہ میں امر، تنبیہ، ترغیب اور استرشاد کے ذریعے تربیت کی گئی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى - وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَى - أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنْثَى - تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَى- إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَى - أَمْ لِلْإِنْسَانِ مَا تَمَنَّى - فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَى - وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَى-[43]تو کیا تم نے دیکھالات اور عزّیٰ، اور اس تیسری منات کو، کیا تم کو بیٹا اور اس کو بیٹی ،جب تو یہ سخت بھونڈی (بری) تقسیم ہے وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اُتاری وہ تو نِرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے ہیں حالانکہ بے شک ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آئی کیا آدمی کو مل جائے گا جو کچھ وہ خیال باندھے (ف ۲۷) تو آخرت اور دنیا سب کا مالک اللہ ہی ہے ،اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لیے

[40] الفاطر 40:35۔

[41] الصافات 37:87-85۔

[42] الاحقاف 46:04۔

[43] النجم 53:26-19۔

چاہے اور پسند فرمائے۔ارشاد باری تعالی ہے: وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ (17)[44] ہم نے قرآن کریم کو وعظ کا ذریعہ بنایا پھر کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟

ان آیات کریمہ میں استفہام کے مختلف اسالیب کو استعمال کر کے انسان کی تربیت پر زور دیا گیا ہے۔تمام استفہامی اسالیب انسان کی تعلیم وتربیت کو مؤثر انداز میں بیان کررہے ہیں۔ان آیات میں انسان کی تربیت کیلئے ترغیب، تنبیہ، استرشاد، تذکیر، تخویف، تہدید اور توبیخ کے اسالیب کو استعمال کیا گیا ہے۔

نتائج البحث

تعلیم وتربیت کے لیے استفہام ایک اہم ذریعہ ہے۔اس کی بدولت تعلیم وتربیت میں بے شمار فوائد مثلًا انسانی تربیت، تعلیم کا سہل انداز میں حصول، تعلیم وتربیت میں شوق، استفہام کے تنوع میں مختلف اشیاءو آداب کا علم وغیرہ حاصل ہوتا ہے: اس اسلوب کی تدریس و تحقیق میں ایک سرور و کیف ہے۔ استفہامی اسلوب غلامانہ سوچ کی نفی کرتا ہے۔جدید تعلیم وتربیت میں درپیش مسائل کا حل استفہامی اسلوب سے ممکن ہے۔استفہامی اسلوب سے سامع کی توجہ، ذہنی وسعت، غور وفکر و تجسس کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔استفہامی اسلوب اکتسابی عمل کو فعال بناتا ہے اور محقق کی صلاحیتیں نکھارتا ہے۔استفہامی اسلوب تعلیم کے ساتھ تربیت میں بھی معاون ہے۔استفہامی اسلوب سوال کرنے کے علاوہ اقرا، اعتراف، تعجب، عتاب، ترغیب، تنبیہ تاکید، اور مخفی رازوں کے افشاء کرنے جیسے دیگر مقاصد کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

سفارشات

1. استفہامی اسلوب کی مختلف اقسام ہیں، تعلیم وتربیت میں استفہامی اسلوب، عبادات و معاملات کی تعلیم وتربیت میں استفہامی اسلوب، عائلی و معاشرتی معاملات کی تعلیم وتربیت میں استفہامی اسلوب وغیرہ ان میں سے ہر ایک جہت پر ایک مقالہ تیار کیا جاسکتا ہے۔
2. قرآن مجید میں معاملات کی تعلیم وتربیت میں استعمال استفہامی اسلوب بھی اس کی ایک قابل تحقیق جہت ہے۔انھیں بھی تحقیق کا موضوع بنایا۔
3. احادیث طیبہ میں استفہامی اسلوب کا استعمال بھی ایک قابل تحقیق جہت ہے۔
4. اساتذہ کرام عصر حاضر میں استفہامی اسلوب کے ذریعے سے موثر تدریسی فرائض سرانجام دے سکتے ہیں۔
5. قرآن مجید میں تدبر، غور وفکر اور نئی نئی چیزوں کی تسخیر و دریافت کے لیے موجود استفہامی اسلوب کو استعمال کرتے ہوئے سائنسی نقطہ نظر سے بھی اہم پیش رفت کی جاسکتی ہے۔

---

[44] القمر 17:54۔